Vol.7 No.3 2023
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

ڈراما "صدر مملکت کا خودرو پھول" کا فکری و فنی جائزہ

An intellectual and artistic review of Drama "Sadr-e- Mumlikat ka Khud Ro Phool"

فرمان علی

پی ایچ-ڈی اُردو (سکالر)' اورینٹل کالج' یونیورسٹی اف دی پنجاب لاہور، پاکستان

Abstract

In modern verse writers, the personality of Hasan Manzar encompasses the verse ideology and professional touch. He got fame in advance fiction and novel writing. His talented had diverse 21 century trends and in addition it grasps traditions. This Drama "Sadre Mumlkt ka Khud Ro Phool" views Pakistan and other third world countries through the historical and political perspective and unleashes how the system is being dictated in the name of democracy. It mirrors not only inter national and national culture but also demonstrates how dictatorship can prove to be detrimental to a nation. Moreover, it is peculiar in a way that it gives voice to the marginalized community and stand out in the depiction of art.

Key Words: *Hasan Manzar, Urdu Fiction, national and international culture, political perspective.*

"صدر مملکت کا خود رو پھول" حسن منظر کا ڈراما ہے، جو ۲۰۲۱ء میں کتابی صورت میں شائع ہوا۔ اِس کا ابتدائیہ انھوں نے اپنی والدہ مرحومہ انور جہاں بیگم کے نام لکھا ہے۔ ۲۳۵ صفحات پر مشتمل یہ تحریر اپنے زبان و بیان کے تنوع کے اعتبار سے منفرد ہے۔ اِس کے تمام واقعات اور دورانیہ ایک رات پر محیط ہے۔ اِس ڈرامے کا مرکزی کردار سابق صدرِ مملکت ایلک ہے۔ یہ ڈراما تاریخی اور سماجی اعتبار سے پاکستان اور دیگر تیسری دنیا کے ممالک کے سیاسی نظام کے خدوخال، جمہوریت کے پردے میں ڈکٹیٹر شپ کے نقصانات سے پردہ اٹھاتا ہے۔ اس کی سیٹنگ پاکستان ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ حسن منظر نے اپنے ناولوں کی طرح اِس میں بھی شہر کے نام کو صغیہ راز میں رکھا ہے لیکن کرداروں کے مکالموں اور سیرت و صورت سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ ڈرامہ نگار نے کس خطے کی ثقافت کو موضوعِ بحث بنایا ہے۔ سابق صدرِ مملکت کی بیوی اور بیٹی رمونا ڈرامے کے ارتقا میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ اس کا منظر ایک چینی ریسٹورنٹ ہے جس کی پروپرائیٹر میڈم لیونگ سولی چان ہیں۔ جو اِس کہانی کا متحرک اور سلجھا ہوا کردار ہے۔ رمونا سابق صدر مملکت ایلک کی بیٹی ہے۔ ایلک جو فوجی جرنیلوں کی خوشامد کرکے اور اِن کے ساتھ مل کر صدرِ مملکت کے عہدے پر براجمان ہو جاتا ہے۔ اپنے دورِ حکومت میں عوام کے حقوق سلب کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ ملکی خزانے کو بے دریغ استعمال کرتا ہے۔ بیرون ملک جائیدادوں کے انبار لگاتا ہے۔ یورپ کے ہر شہر میں گھر خرید کر عیاشی کے تمام ریکارڈ توڑ دیتا ہے۔ بالآخر عوام تنگ آکر اِس کو اقتدار سے اٹھا باہر پھینکتی ہے اور وہ اپنے آپ کو انقلابی رنگ دے کر مقامی عوام کو اپنی حکومت کا تختہ الٹنے کا قصور وار ٹھہراتا ہے۔ حسن منظر نے اِس صورتِ حال کو یوں بیان کیا ہے:

> "آپ کی حکومت کا تختہ کب الٹا تھا، صرف آپ کو اٹھا پھینکا گیا تھا۔ جیسے آپ کے پیشروؤں کو… اُن اَن دیکھے ہاتھوں نے جو World war-11 کے بعد سے تمام کمزور ملکوں میں حکومتیں لاتے ہیں، حکومتیں مٹاتے ہیں اور تمھارے کان میں برابر کہتے رہتے ہیں، زمین تمھاری ہے، زمین سے اُگنے والی فصل تمھاری۔ اُسے اُگانے والے تمھارے غلام لیکن جو کچھ زمین میں چھپا ہے وہ تمھارا نہیں ہے اور اِس کی حفاظت کرنا تمھارا نہیں ہمارا کام ہے۔" (۱)

ڈرامے میں استحصالی قوتوں کے چہرے کو بھی بے نقاب کیا گیا ہے، جو اصلاحات کے پردے میں اپنے ایجنٹ کمزور ممالک میں مسلط کرکے اِن ممالک کو عدم استحکام سے دوچار کیے رکھتے ہیں اور ان کے وسائل کو لوٹتے رہتے ہیں۔

حرفِ سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

سابق صدر کو کرپشن اور بد عنوانی کے الزامات کی بنیاد پر ملک بدر کر دیا جاتا ہے۔ برطانیہ میں وہ ملک بدری کی زندگی بسر کرتا ہے اور چند سالوں کے بعد دوبارہ ملکی سیاست میں اپنے کردار ادا کرنے کے لیے خفیہ قوتوں کا سہارا لے کر وطن واپس آتا ہے اور رابطہ کار کے انتظار میں جس ریسٹورنٹ میں قیام کرتا ہے، وہاں اس کی ملاقات اپنی بیٹی رمونا سے ہوتی ہے۔ جس کو وہ بہت چھوٹی عمر میں چھوڑ گیا تھا اور رمونا کی والدہ کی بھی کوئی خبر نہیں لی تھی۔ رمونا اب بڑی ہو کر شادی کے بندھن میں جبران کے ساتھ بندھ چکی تھی۔ جبران بھی سیاسی لحاظ سے رمونا کا ہم خیال تھا۔ جبران کو پولیس والے تفتیش کی غرض سے لے جا چکے تھے لیکن اس کا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔ رمونا چینی ریسٹورنٹ میں بہ طور ہوسٹس ملازمت کر رہی تھی۔ جو آنے والے مہمانوں کو خوش رکھنے اُن کے ساتھ وقت گزارنے کا کام سرانجام دیتی تھی۔ وہ بڑی حقیقت پسند لڑکی تھی۔ میڈم سوئی چان جو ایلک کی دیرینہ دوست ہے، وہ رمونا کا خیال رکھتی ہے بل کہ ایلک جب چھوڑ کر لندن چلا جاتا ہے تو رمونا کی کفالت سوئی چان ہی کرتی ہے۔ اس کے بچوں کا خیال ایک مخلص دوست کی طرح رکھتی ہے۔ جبران کے قید ہونے کے بعد اس کی تلاش کے لیے رمونا کے ساتھ شہر کے تمام تھانوں اور پولیس کے آفیسروں سے ملتی ہے۔ اپنی ریسٹورنٹ کی روزمرہ سرگرمیوں کو بھی جاری رکھے ہوئے ہے اور ایلک کے ساتھ رمونا کو لندن جانے کے لیے بھی قائل کر رہی ہے۔ رمونا کی مصروفیت کو ڈراما نگار نے یوں بیان کیا ہے:

> ”ہاں ہم دونوں کے لیے۔ میں سارا دن ایک کمرے میں بند، اکاؤنٹ کے لیجرز پر دستخط کرتی رہتی ہوں۔ Abacus پر حساب کے لیے انگلیاں چلاتی رہتی ہوں۔ کبھی اِس چیز کا اور ڈر دے رہی ہوں، کبھی اُس چیز کا اور اِس... پتہ نہیں اُسے کیا کہنا چاہیے نہ اوفس ہے نہ گھر۔“ (۲)

ایلک کی بیوی للیئن بھی اِس ڈرامے کا سنجیدہ کردار ہے۔ جو ایلک کی جلاوطنی کے بعد مشکلات کا مقابلہ بہادری سے کرتی ہے اور اپنی بیٹی رمونا کی پرورش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتی لیکن خاوند کے باہر چلے جانے کے بعد جلد ہی وہ موت کے منہ میں چلی جاتی ہے۔

صدر ایلک رمونا کو اپنے ساتھ لندن لے جانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے لیکن وہ ایلک کے تمام سبز باغ دکھانے کے باوجود ایک حقیقت پسند عورت کی طرح موہوم امید پر اپنے ملک کو ہی ترجیح دیتی ہے۔ تلخ نہیں ہوتی۔ باپ کو بھی ناپسند نہیں کرتی اور درگزر کا جذبہ رکھتی ہے۔ حسن منظر نے اِس ڈرامے میں تجسّس کے عنصر کو خوب صورتی سے پیش کیا ہے۔ قاری ہر لمحے نیا پن محسوس کرتے ہوئے آخر تک پڑھے بغیر ڈرامے کو ادھورا نہیں چھوڑتا۔ سماج کے نفسیاتی مسائل کی منظر کشی بڑی فنی مہارت کے ساتھ کی گئی ہے۔ ڈرامے میں متوسط طبقے کے مسائل پر بھی اختصار سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

”صدرِ مملکت کا خود رو پھول“ کا پلاٹ معیاری ہے۔ پلاٹ کسی بھی فن پارے کی کامیابی کی ضمانت ہوتا ہے۔ پلاٹ میں واقعات زنجیر کی مانند ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔ فنی طور پر دیکھا جائے تو ڈرامے کی کامیابی کا انحصار بہت حد تک پلاٹ کی کامیاب تشکیل پر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر سہیل بخاری پلاٹ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ”واقعات کی منطقی ترتیب کو پلاٹ کہتے ہیں۔“ (۳)

تخلیق کار نے ڈرامے کے تمام عناصر کو بڑی خوب صورتی سے جوڑا ہے۔ پلاٹ میں فطری ارتقا نظر آتا ہے۔ کرداروں کا تعارف کروایا ہے۔ کردار نگاری کے لحاظ سے بھی یہ ڈراما فنی تقاضوں پر پورا اترتا ہے۔ دیگر فنون کی طرح ڈراما میں بھی زندگی کی تصویر کشی کی جاتی ہے۔ جتنی یہ تصویر زندگی کے قریب ہوا تنی ہی ڈرامے کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے۔ اِس میں قصے اور عمل کی پاسداری کرداروں کی بہ دولت ممکن ہے۔ مذکورہ ڈرامے میں مصنف نے بہت سے کرداروں کا ذکر کیا ہے۔ اِن میں کچھ بنیادی کردار ہیں اور کچھ ضمنی کردار ہیں یہ تمام کردار ہماری زندگی کے جیتے جاگتے کردار ہیں۔

ایلک مرکزی کردار ہے یہ ایک فعال کردار ہے۔ اِس کا تعلق رولنگ کلاس سے ہے۔ جو صدرِ مملکت کے عہدے سے فارغ ہو کر جلاوطنی کی زندگی گزارتا ہے اور یورپ میں پناہ لیے ہوئے ہے۔ اپنے آبائی ملک میں دوبارہ اس کے لیے حالات ساز گار بن رہے ہیں اور دوبارہ وہ اپنے حواریوں کے ساتھ مِل کر حالات اپنی خواہش کے مطابق بنا رہے ہیں۔

اگرچہ اس کا تعلق مڈل کلاس سے ہے لیکن اقتدار میں آنے کے بعد اس کے طرزِ زندگی میں بہت زیادہ تبدیلی آگئی ہے۔ تیسری دنیا کے ممالک میں یہ روش عام ہے کہ جیسے جیسے انسان سیاست میں نمایاں ہوتا جاتا ہے اس کے ساتھ ہی معیارِ زندگی بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔

> ”سیاست میں جیسے جیسے آدمی اوپر کے Echelons پر پہنچ جاتا ہے اس کا Standard of Living بھی اونچا ہوتا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو سیاست دان نادان نہ ہو پس انداز بھی کرتا جاتا ہے۔ اِس لیے کہ جب اپنی سیٹ گنوا بیٹھو، تب بھی معیارِ زندگی وہی رہتا ہے اور اگر دوبارہ اُبھرنے کا ارادہ ہو تو اُسے اونچا رکھنا پڑتا ہے۔“ (۴)

اِس ڈرامے کا دوسرا کردار سوئی چان کا ہے جو نسوانی کردار ہے۔ چینی ریسٹورنٹ میں بہ طور پروپرائٹر کے کام کر رہی ہے۔ ہمہ وقت اپنے کام میں مگن رہنے والی خاتون ہے۔ ریسٹورنٹ میں آنے والے مہمانوں کا استقبال بڑی گرم جوشی سے کرتی ہے اور اُن کے ساتھ اِن کا رویہ بڑی ہمدردی اور شفقت والا ہوتا ہے۔ اپنی شیریں بیانی اور گفتار سے ہر ایک کے دل میں اپنی جگہ بنا لیتی ہے۔ مذکورہ ڈرامے میں رمونا کی والدہ کی وفات کے بعد رمونا کی دیکھ بھال پوری ذمہ داری کے ساتھ کرتی ہے۔ سابق صدر مملکت اور رمونا کے بات چیت کا راستہ اپنے سلیقے سے نکالتی ہے۔ ڈرامے کا یہ کردار بڑا سلجھا ہوا اور تربیت یافتہ ہے۔ حسن منظر نے اس کا تعارف یوں کروایا ہے:

> ”اس وقت میڈم کی پیار بھری نظریں خود بہ خود ان کی طرف اُٹھ جاتی ہیں اور وہ انھیں ہاتھوں میں لے کر اُن سے دو چار باتیں بھی کر لیتی ہیں۔ کبھی اُن کے پیچ دار خول پر انگلی سے کھٹ کھٹ کر کے انھیں جگانے کی کوشش کرتی ہیں۔“ (۵)

اِس ڈرامے کا دوسرا نسوانی کردار رمونا کا ہے جو صدر مملکت ایلک کی بیٹی ہے۔ یہ بڑا جان دار اور متحرک کردار ہے جو والد کی جلاوطنی اور والدہ کی وفات کے بعد زندگی کے نشیب و فراز کا مقابلہ بڑی جرات سے کرتی ہے۔ خاوند کے اغوا ہونے کے بعد وہ اعصابی تناؤ کا شکار ہو جاتی ہے لیکن جلد ہی وہ اپنے آپ کو حالات کے مطابق ڈھال لیتی ہے اور اپنے بچوں کی پرورش کے لیے دن رات محنت و مشقت کرتی ہے۔ اُس کا باپ اس کو یورپ لے جانے کی بڑی کوشش کرتا ہے۔ بڑے سہانے خواب دکھاتا ہے لیکن وہ بڑی ثابت قدمی سے انکار کر دیتی ہے۔ سوئی چان بڑی کوشش کرتی ہے کہ اِس کو باپ کے ساتھ جانے کے لیے راضی کر سکے لیکن رمونا اپنی مدبرانہ استعداد سے دونوں کو لاجواب کر دیتی ہے۔ اِس ڈرامے میں کچھ ذیلی کردار بھی ہیں جیسے مصطفی، غفور اور ابراہیم خان کا کردار ریسٹورنٹ میں مختلف امور سرانجام دے رہے ہیں۔ ٹموتھی رمونا کی بیٹی کا کردار ہے اور کارل بیٹے کا نام ہے۔

ڈرامے میں حسن منظر نے مختلف زبانوں کا استعمال کیا ہے۔ ہندی، فارسی کے علاوہ انگریزی زبان کا استعمال بکثرت کیا ہے۔ انگریزی کے جملے جا بجا ملتے ہیں:

> Your Excellency
>
> Good Night Your Excellency.
>
> I promise, I will
>
> I am sure Rim will give eredit for it.

یہ فقرات ڈرامے کے ایک ہی صفحے پر موجود ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے انگریزی فقرات کا استعمال کس انداز سے کیا ہے۔ اُن کے اِس عمل نے ڈرامے کی معنویت میں اضافہ کر دیا ہے۔ کہیں بوریت کا احساس نہیں ہوتا۔ زبان و بیان کے حوالے سے یہ ایک منفرد ڈراما ہے۔

یہ مکالماتی ڈراما ہے۔ کرداروں کی شخصیت اور زبان ماحول سے مطابقت رکھتی ہے۔ کردار کی شخصیت کو مدِ نظر رکھ کر وہ منظر کشی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ڈرامے میں مکالمہ کلیدی حیثیت رکھتا ہے بل کہ ڈرامے کی کامیابی کا بڑی حد تک انحصار کرداروں کی بامعانی گفت گو پر ہوتا ہے۔ اِن کے کرداری

مکالموں میں سچائی اور حقائق کا احساس ہوتا ہے۔ کرداروں کے آپس کے مکالمات سے ڈرامائی تسلسل سے آگے بڑھتا دکھائی دیتا ہے۔ اِن کے مکالموں میں سادگی اور بے ساختگی کا عنصر پایا جاتا ہے۔ وہ کرداروں کی طبقاتی اور دیہاتی زبان و بیان پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔

''ایلک وہاں ہسپتال میں پڑے پڑے یہ راز مجھ پر کھلا کہ بغیر میری کسی غلطی کے میں ایک اندھی گلی میں پڑ گیا ہوں اور حالاں کہ اوپر یشنوں سے جلا لیا گیا ہوں، اندر سے مردہ ہوں۔

سوئی چان

''میں نے تمھارا پیغام رم کو سُنا دیا تھا لیکن اِس نے دل چسپی نہیں لی۔ بل کہ سُنا کے ایسا لگا کہ اِس خبر سے اِس کا تعلق ہی نہیں ہے۔''

ایلک

''شاید درست ہی کہا۔ آج سے پہلے وہ مجھے بہ مشکل ہی جانتی تھی۔''

حسن منظر نے مکالموں کے ذریعے کرداروں کے رویے کی توثیق کروائی ہے۔ منظر نگاری نے بھی ڈرامے کو خوب صورت بنایا ہے۔ ماحول اور فضا کی کسی بھی کہانی میں بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ پلاٹ اور کردار کا تانا بانا بنتے وقت ماحول، منظر، زمان و مکاں سے عمل زیادہ واضح ہو کر سامنے آتا ہے۔ اِسی فضا کا لازمی جزو منظر کشی ہے۔ اِس میں قدرتی، فطری اور معاشرتی پس منظر کو پیش کیا جاتا ہے۔ جس کے حوالے سے عمل کا ارتقا ممکن ہوتا ہے۔ منظر نگاری کا جذبات و خیالات سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ مختلف مناظر مختلف قسم کے احساسات کو اُبھارتے ہیں۔ جزئیات نگاری مصنف کی ایک خاص خوبی ہے جس کی بہ دولت تخلیق کار کی تخلیقات نہ صرف دوسروں سے الگ اور منفرد نظر آتی ہیں۔ بل کہ فن میں حسن اور نکھار پیدا ہو جاتا ہے۔ حسن منظر کی منظر کشی کی ڈرامے میں جھلک یوں نمایاں ہے:

''ایک وقت میں ایک چیز دکھاؤ۔ آنکھوں کے اتنے پاس نہیں۔ تقریباً چیخ کر: 'اوکے۔ اوکے'۔ ساتھ ہی چیونگ چینگ میز کے اوپر سے آگے جھکتا جا رہا ہے۔ سوئی چان کی کرسی پیچھے ہٹتی جا رہی ہے۔'' (۷)

ڈرامے میں متحرک مناظر ملتے ہیں۔ ارد گرد، گھر، ماحول وغیرہ بے جان اشیاء کی منظر نگاری بھی کہانی کے تسلسل اور بہاؤ میں رکاوٹ نہیں ڈالتی اور نہ ہی مناظر اضافی محسوس ہوتے ہیں بل کہ معنویت پیدا کرتے ہوئے کہانی کو اپنے انجام کی طرف لے جانے میں معاونت کرتے ہیں۔

حسن منظر کے اِس ڈرامے میں سراپا نگاری کی تکنیک سے بھی کام لیا گیا ہے۔ ظاہری شکل و صورت، شخصیت کا باطنی ادراک کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔ سراپا نگاری میں انھوں نے شخصی جزئیات نگاری اِس انداز سے کی ہے کہ بہت حد تک شخصیت کے اندر جھانکنے اور کردار کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

''ایک بڑے مزے کی بات آئی: ایک بچی کی ماں نے آپ کو وہ تصویر گھر میں لگا رکھی ہے۔ جس میں آپ اُسے جھک کر پیار کر رہے ہیں۔ بڑا اُبرا سامنہ بنا کر۔ اور یہ تصویر اپنی چھوٹی بچی کی سب کو دکھا کر وہ کہتی ہے: ''میرا اِس بچی کو ملک کی فرسٹ لیڈی نے سب سے خوب صورت بچی کا سرٹیفکیٹ دیا تھا۔''

(۸)

حسن منظر کا یہ ڈراما اپنی کہانی اور فنی محاسن کے لحاظ سے منفرد تحریر ہے جو اُردو ڈرامے کی تاریخ میں اپنے موضوع اور مواد کے حوالے سے نمایاں مقام کا حامل ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

حواشی

۱۔ حسن منظر، ڈاکٹر، صدرِ مملکت کا خودرو پھول، کراچی: سٹی پریس بک شاپ، ۲۰۲۱ء، ص ۱۲۵

۲۔ ایضاً، ص ۱۹

۳۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر، اُردو ناول نگاری، لاہور: مکتبہ جدید، ۱۹۶۰ء، ص ۲۱۳

۴۔ حسن منظر، ڈاکٹر، صدرِ مملکت کا خودرو پھول، ص ۶۴

۵۔ ایضاً، ص ۶

۶۔ ایضاً، ص ۶۸

۷۔ ایضاً، ص ۶۹

۸۔ ایضاً، ص ۱۷۸